ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

اہداف شریعت کے دائرہ ہائے کار: عموم و خصوص اور دیگر عناصر کا ارتباطی مطالعہ

Scope of Sharia Objectives: A Comparative Study of General and Specific Dimensions and Their Interrelationships

Mufti Muhammad Qaisar Shahzad
Assistant Professor of Islamic Studies, NCBA&E, Lahore.
qaisarshahzad@ncbae.edu.pk
Dr. Muhammad Zia Ullah
Assistant Professor, Islamic Studies, NCBA&E, Lahore.
zianoorani@gmail.com
Hafiz Faizan Haider
MPhil Scholar Department of Islamic Study.
NCBA&E DHA Campus, Lahore.
hafizfaizanhaider@gmail.com

Abstract

This study investigates the scope of Sharia objectives, examining both their general and specific dimensions and their interconnectedness. Sharia objectives (maqasid al-shariah) represent the ethical and moral principles that underpin Islamic law, aiming to preserve essential human interests and promote justice. The research explores how these objectives encompass broad principles such as the preservation of religion, life, intellect, progeny, and property, while also addressing specific applications in legal rulings and social contexts. By analyzing the interplay between general principles and specific applications, the study provides insights into the dynamic nature of Sharia as a comprehensive legal and ethical framework.

Keywords: *Sharia objectives, maqasid al-shariah, Islamic law, ethical principles, legal rulings, social justice*

اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کے تمام احکامات میں بلند مقاصد و مصالح پنہاں ہیں۔ شریعت کے ہر حکم میں کوئی نہ کوئی حکمت و مصلحت چھپی ہوئی ہے قطع نظر اس کے کہ کچھ شرعی احکام کے مقاصد و مصالح تک ہماری عقل کو رسائی حاصل نہ ہو۔ عہد نبوی ﷺ میں مختلف مسائل کے حل میں جب احکامات نازل ہوئے تو بہت سی آیات میں مختلف احکامات و تعلیمات کے مقاصد و فوائد کو صاف صاف بیان کیا گیا۔ اسی طرح آپ ﷺ نے بھی مختلف احکامات میں نا صرف مصالح العباد کو ملحوظ خاطر رکھا بلکہ جب کبھی خلاف مصلحت کوئی کام ہوا تو آپ ﷺ نے اُسے منع فرمایا۔ فصل ہذا میں علم مقاصد شرعیہ کی اولین بنیادیں جو قرآن و سنت میں موجود ہیں پر روشنی ڈالی جائے گی۔

مقاصد شرعیہ قرآن کی روشنی میں

قرآن مجید کامل ترین کتاب ہے دیگر اسلامی علوم کی طرح علم مقاصد شرعیہ سے متعلق درج ذیل جہات و اقسام کے اعتبار سے بھی ہمیں رہنمائی ملتی ہے۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

عمومی مقاصد

i)رفع حرج

شریعت کے عمومی مقاصد میں سے سب سے بڑا مقصد رفع حرج ہے۔ قرآن مجید میں بے شمار مقامات پر لوگوں سے تنگی و حرج دور کرنے کے احکامات ملتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ[1]

"اور تمہارے اُوپر دین میں کوئی سختی نہیں رکھی"

پھر فرمایا:

مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ[2]

"اور اللہ تم پر تنگی نہیں کرنا چاہتا"

جبکہ دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ[3]

"اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی نہیں چاہتا"

اسی طرح تکلیف مالا یطاق کی نفی کرتے ہوئے فرمایا گیا:

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ[4]

"اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ کا مکلف نہیں کرتا، نیکی کا فائدہ بھی اسی کو ہوگا اور بُرائی کی زد بھی اسی پر پڑے گی۔"

ii)باہمی اتفاق اور تفرقہ سے پرہیز

شریعت کے عمومی مقاصد میں سے ہے کہ لوگ آپس میں اتفاق اور پیار و محبت سے زندگی بسر کریں اور تفرقہ بازی سے پرہیز کریں۔ قرآن مجید میں ہمیں اس کے بارے میں یوں رہنمائی ملتی ہے:

وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا[5]

"اور سب مل کر اللہ کی رسی مضبوط پکڑو اور پھوٹ نہ ڈالو۔"

پھر دین میں تفرقہ پیدا کرنے والوں کے لیے عذاب عظیم کی وعید سناتے ہوئے فرمایا گیا

---

1 الحج:22/78۔

2 المائدہ:5/6۔

3 البقرۃ:2/185۔

4 البقرۃ:2/286۔

5 آل عمران:3/103۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔6

"ان لوگوں کی طرح مت ہو جو متفرق ہو گئے بعد اس کے کہ ان کے پاس واضح احکام آئے انہوں نے اختلاف کیا۔ اور ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔"

پھر فرمایا:

فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَصْلِحُوا ذَاتَ بَيْنِكُمْ7

"سو اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح رکھو"

جبکہ دوسری جگہ مومنین کو آپس میں صلح رکھنے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا گیا:

إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ8

"بے شک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں سو اپنے بھائیوں میں صلح کرا دو، اور اللہ سے ڈرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔"

iii) اقوال وافعال میں عدل ومیانہ روی اختیار کرنا

شریعت کے عمومی مقاصد میں سے ہے کہ انسان اپنے اقوال وافعال میں عدل وانصاف سے کام لے اور ظلم کا مرتکب نہ ہو۔ قرآن مجید میں جا بجا عدل و انصاف اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ ۚ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ۔9

"بے شک اللہ انصاف کرنے کا اور بھلائی کرنے کا اور رشتہ داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی اور بُری بات اور ظلم سے منع کرتا ہے، تمہیں نصیحت کرتا ہے تاکہ تم سمجھو۔"

پھر اپنے اقوال میں عدل اختیار کرنے کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

وَإِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَىٰ ۖ10

"اور جب بات کہو تو انصاف سے کہو اگرچہ رشتہ داری ہو۔"

پھر حق بات پر گواہی دینے سے متعلق فرمایا گیا:

---

6 آل عمرن:3/105۔

7 انفال:8/1۔

8 الحجرات:49/10۔

9 النحل:16/90۔

10 الانعام:6/152۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ11

"اے ایمان والو! انصاف پر قائم رہو، اللہ کی طرف گواہی دو اگرچہ اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔"

پھر انصاف کرنے والوں کو اللہ رب العزت نے اپنے محبین میں شمار کرتے ہوئے فرمایا:

وَ أَقْسِطُواۖ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ12

"اور انصاف کرو بے شک اللہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔"

iv) فساد سے پرہیز

شریعت کے عمومی مقاصد میں سے ہے کہ لوگ آپس میں امن و سکون کے ساتھ زندگی بسر کریں، فساد سے پرہیز کریں اور دوسروں کو بھی فساد مچانے سے روکیں۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا13

"اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد مت کرو۔"

اسی طرح زمین میں قتل و غارت گری، مال و اسباب لوٹنے اور فساد برپا کرنے کے لیے حد حرابہ بیان کی گئی۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَن يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلَافٍ أَوْ يُنفَوْا مِنَ الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَاۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيمٌ۔14

"ان کی یہی سزا ہے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے لڑتے ہیں اور ملک میں فساد کرنے کو دوڑتے ہیں یہ کہ انہیں قتل کیا جائے یا وہ سولی پر چڑھائے جائیں یا ان کے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے کاٹے جائیں یا وہ جلاوطن کر دیئے جائیں، یہ ذلت ان کے لیے دنیا میں ہے، اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے۔"

v) استخلاف فی الارض

شریعت کے عمومی مقاصد میں سے یہ بھی ہے کہ انسان زمین پر بطور اللہ تعالیٰ کے نائب و خلیفہ کے، باری تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہو۔ قرآن مجید میں تقریباً پندرہ مقامات پر اس مقصد کی طرف رہنمائی کی گئی ہے۔ چنانچہ نیابت الٰہی سے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَإِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلَائِكَةِ إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً15

"اور جب تیرے رب نے فرشتوں سے کہا میں زمین میں ایک نائب بنانے والا ہوں۔"

---

11 النساء:4/135۔

12 الحجرات:49/9۔

13 الاعراف:7/56۔

14 المائدۃ:5/33۔

15 البقرہ:2/30۔

پھر فرمایا:

وَهُوَ الَّذِي جَعَلَكُمْ خَلَائِفَ الْأَرْضِ16

"اور اس نے تمہیں زمین میں نائب بنایا ہے"

جبکہ دوسری جگہ مقصد خلافت کو جتاتے ہوئے فرمایا:

أَمَّن يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ ۗ أَإِلَٰهٌ مَّعَ اللَّهِ ۚ قَلِيلًا مَّا تَذَكَّرُونَ۔17

"بھلا کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے اور برائی کو دور کرتا ہے اور تمہیں زمین میں نائب بناتا ہے، کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے، تم بہت ہی کم سمجھتے ہو۔"

vi)عبادت الٰہی کا حصول

شریعت کے عمومی مقاصد میں سے ہے کہ انسان اپنے مقصد تخلیق کو سمجھتے ہوئے بارگاہ الٰہی میں رجوع کرے اور ہر وقت اللہ رب العزت کی اطاعت و فرمانبرداری میں رہے۔ اور یہی اس کی اولین عبادت ہے۔ قرآن مجید میں مقصد تخلیق جن وانس کو کچھ اس انداز سے بیان کیا گیا ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ18

"اور میں نے جن اور انسان کو بنایا ہے تو صرف اپنی بندگی کے لیے۔"

خصوصی مقاصد

قرآن مجید میں جہاں بحیثیت مجموعی معاشرہ سے متعلق عمومی مقاصد بیان ہوئے ہیں تو وہاں بعض احکام شرعیہ سے متعلق خصوصی مقاصد، فوائد و منافع بھی بیان ہوئے ہیں۔ چنانچہ نماز جو خالص عبادت اور ارکان اسلام میں سے اہم ترین رکن ہے اس کے مقصد و فائدہ کو اس طرح بیان فرمایا گیا:

إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ ۗ وَلَذِكْرُ اللَّهِ أَكْبَرُ19

"بے شک نماز بے حیائی اور بُری باتوں سے روکتی ہے اور اللہ کا ذکر تو سب سے بڑی چیز ہے"

روزے کی فرضیت بیان کرنے کے بعد اس کے مقصد کی طرف اس طرح اشارہ کیا گیا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔20

---

16 الانعام:6/165۔

17 النمل:27/62۔

18 الذاریات:51/56۔

19 العنکبوت:29/45۔

20 البقرۃ:2/183۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

"اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے، تا کہ تم تقویٰ والے ہو جاؤ۔"

زکوٰۃ وصدقات کے مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا گیا:

خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا21

"آپ اُن کے مالوں میں سے صدقہ لے لیجیے، جس کے ذریعے آپ ﷺ ان کو پاک صاف کر دیں۔"

حج کے مقصد کو اللہ رب العزت نے اپنا حق قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا22

"اور یہ اللہ کا حق ہے کہ جو لوگ صاحب حیثیت ہیں وہ اُس کے گھر کی زیارت کریں۔"

پھر حج کے منافع کے بارے میں فرمایا:

وَأَذِّن فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَىٰ كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ O لِّيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَّعْلُومَاتٍ عَلَىٰ مَا رَزَقَهُم مِّن بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ ۖ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَطْعِمُوا الْبَائِسَ الْفَقِيرَ23

"اور لوگوں میں حج کا اعلان کر دے کہ تیرے پاس وہ پیادہ اور دبلے پتلے اُونٹوں پر دور دراز راستوں سے آئیں۔ تا کہ اپنے فائدوں کے لیے آموجود ہوں اور جو چوپائے اللہ نے انہیں دیئے ہیں ان پر مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں، پس ان میں سے خود بھی کھاؤ اور محتاج فقیر کو بھی کھلاؤ۔"

فرائض وضو کے بعد اس کے مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُم مِّنْ حَرَجٍ وَلَٰكِن يُرِيدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ24

"اللہ تم پر تنگی نہیں کرنا چاہتا لیکن تمہیں پاک کرنا چاہتا ہے اور تا کہ اپنا احسان تم پر پورا کرے اور تم شکر ادا کرو۔"

قصاص کی فرضیت میں زندگی کے پوشیدہ ہونے کے مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ۔25

"اور اے عقل مندو! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے تا کہ تم خونریزی سے پرہیز کرو۔"

---

21 التوبۃ:9/103۔

22 آل عمران:3/97۔

23 الحج:22/28،27۔

24 المائدۃ:5/6۔

25 البقرۃ:2/179۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

سرقہ کی حد کو اللہ رب العزت نے اپنی طرف سے عبرتناک سزا قرار دیتے ہوئے فرمایا:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ۔26

"اور چور خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کی کمائی کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔"

تحویل قبلہ کے حکم کا مقصد و حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَمَا جَعَلْنَا الْقِبْلَةَ الَّتِي كُنتَ عَلَيْهَا إِلَّا لِنَعْلَمَ مَن يَتَّبِعُ الرَّسُولَ مِمَّن يَنقَلِبُ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ۔27

"اور ہم نے وہ قبلہ نہیں بنایا تھا جس پر آپ ﷺ پہلے تھے مگر اس لیے کہ ہم معلوم کریں اس کو جو رسول کی پیروی کرتا ہے اس سے جو اُلٹے پاؤں پھر جاتا ہے۔"

پھر فرمایا:

وَمِنْ حَيْثُ خَرَجْتَ فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ ۚ وَحَيْثُ مَا كُنتُمْ فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ28

"اور آپ ﷺ جہاں کہیں نکلیں تو اپنا منہ مسجد حرام کی طرف کیا کریں، اور تم بھی جہاں کہیں ہو تو اپنا منہ اس کی طرف کیا کرو تاکہ لوگوں کو تمہارے خلاف کوئی حجت نہ ملے۔"

جہاد و قتال کا بنیادی مقصد اعلاء کلمۃ اللہ اور مسلمانوں سے عدواللہ کا فتنہ وفساد دور کرنا قرار دیا گیا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللَّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ۔29

"ان سے لڑو تاکہ اللہ انہیں تمہارے ہاتھوں سے عذاب دے اور انہیں ذلیل کرے اور تمہیں ان پر غلبہ دے اور مسلمانوں کے دلوں کو ٹھنڈا کرے۔"

پھر فرمایا:

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ ۖ فَإِنِ انتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ إِلَّا عَلَى الظَّالِمِينَ۔30

26المائدۃ:5/38۔

27البقرۃ:2/143۔

28البقرۃ:2/150۔

29التوبۃ:9/14۔

30البقرۃ:2/193۔

"اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فساد باقی نہ رہے اور اللہ کا دین قائم ہو جائے، پھر اگر وہ باز آجائیں تو سوائے ظالموں کے کسی پر سختی جائز نہیں۔"

دین کی کتابت کا مقصد و حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

ذَٰلِكُمْ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ وَ أَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَأَدْنَىٰ أَلَّا تَرْتَابُوا31

"اور دین کا لکھ لینا اللہ کے نزدیک انصاف کو زیادہ قائم رکھنے والا ہے اور شہادت کا زیادہ درست رکھنے والا ہے اور زیادہ قریب ہے اس بات کے کہ تم کسی شبہ میں نہ پڑو۔"

تحریم خمر کی حکمت و مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ O إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ۔32

"اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بُت اور فال کے تیر سب شیطان کے گندے کام ہیں سو اُن سے بچتے رہو تا کہ تم نجات پاؤ۔ شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تم میں دشمنی ڈالے اور تمہیں اللہ کے ذکر اور نماز سے روکے، سو اب بھی باز آجاؤ۔"

مال فیی کی تقسیم کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

مَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَىٰ وَالْيَتَامَىٰ وَالْمَسَاكِينِ وَ ابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لَا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الْأَغْنِيَاءِ مِنكُمْ33

"جو مال اللہ نے اپنے رسول کو دیہات والوں سے مفت دلایا سو وہ اللہ اور رسول اور قرابت والوں اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں کے لیے ہے، تا کہ وہ تمہارے دولت مندوں میں نہ پھر تا رہے۔"

انبیاءؑ کی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

رُّسُلًا مُّبَشِّرِينَ وَمُنذِرِينَ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَى اللَّهِ حُجَّةٌ بَعْدَ الرُّسُلِ34

"ہم نے بھیجے پیغمبر خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے تا کہ ان لوگوں کی اللہ پر پیغمبروں کے بعد کوئی حجت نہ رہے۔"

قرآن مجید کے مقاصد میں سے چند ایک بیان کرتے ہوئے فرمایا:

هَٰذَا بَلَاغٌ لِّلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ وَلِيَذَّكَّرَ أُولُو الْأَلْبَابِ۔35

31البقرۃ:2/282۔

32المائدۃ:5/91،90۔

33الحشر:59/7۔

34النساء:4/165۔

35ابراہیم:14/52۔

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

"یہ قرآن لوگوں کے لیے اعلان ہے اور تاکہ اس کے ذریعے لوگوں کو ڈرایا جائے اور وہ معلوم کریں کہ وہی ایک معبود ہے اور تاکہ عقلمند نصیحت حاصل کریں۔"

درج بالا امثلہ کے علاوہ قرآن مجید میں بے شمار احکامات ایسے ہیں کہ جن کے مقاصد، فوائد، حکمتوں اور علتوں کو تفصیلاً بیان کیا گیا۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَكَذَٰلِكَ نُفَصِّلُ الْآيَاتِ وَلِتَسْتَبِينَ سَبِيلُ الْمُجْرِمِينَ36

"اور اسی طرح ہم آیتوں کو تفصیلاً بیان کرتے ہیں تاکہ گناہ گاروں کا راستہ واضح ہو جائے۔"

مقاصد شریعہ کو درجہ و مرتبہ کی تقسیم یعنی ضروریات، حاجیات اور تحسینیات کے اعتبار سے دیکھا جائے تو اس کی بنیادیں بھی ہمیں قرآن مجید سے ملتی ہیں۔ اگرچہ یہ تقسیم متأخرین فقہاء نے پیش کی۔

ضروریات

ضروریات سے مراد وہ امور ہیں جن پر انسان کی دینی اور دنیاوی زندگی موقوف ہے اور جن میں خلل واقع ہونے سے نہ صرف انسان کی دنیاوی زندگی میں فساد برپا ہوتا ہے بلکہ آخرت کی زندگی میں بھی خسارہ لازم آتا ہے۔ ضروری مصالح کے ذیل میں پانچ چیزوں حفظ دین، حفظ جان، حفظ عقل، حفظ نسل اور حفظ مال کی حفاظت شریعت کا مطمع نظر ہے اور جنہیں کلیات خمسہ سے بھی موسوم کیا جاتا ہے۔

کلیات خمسہ میں سب سے پہلا درجہ دین کا ہے۔ حفاظت دین کے وجودی پہلو کے اعتبار سے قرآن عقائد اسلامیہ کو ایمان کے بنیادی ارکان کے ذریعے دلوں میں پیوست کرتا ہے۔ جبکہ حفاظت دین کے سلبی پہلو کے اعتبار سے قرآن معاندین و مخالفین کے خلاف جہاد کو لازم قرار دیتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ كُلُّهُ لِلَّهِ ۚ37

"اور تم کفار کے ساتھ لڑو حتیٰ کہ کوئی فتنہ باقی نہ رہے اور سارا دین اللہ ہی کا ہو جائے۔"

حفاظت نفس کے لیے قرآن مجید میں قصاص کی مشروعیت کے بارے میں فرمایا گیا:

وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيَاةٌ يَا أُولِي الْأَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ38

"اور اے عقلمندو! تمہارے لیے قصاص میں زندگی ہے تاکہ تم پرہیزگاری اختیار کرو۔"

---

36 الانعام:6/55۔

37 الانفال:8/39۔

38 البقرۃ:2/179۔

پھر انسانی جان کی حرمت کے متعلق فرمایا:

وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ39

"اور وہ اس شخص کو ناحق قتل نہیں کرتے جسے اللہ نے حرام کر دیا ہے۔"

حفاظت عقل کی خاطر شراب کو حرام قرار دیا گیا۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ۔40

"شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے تم میں دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روکے، سو اب بھی باز آجاؤ۔"

حفاظت عرض ونسل کی وجہ سے زنا، بے حیائی اور بُرائی کے کاموں کو نا صرف حرام قرار دیا گیا بلکہ حد بھی مقرر کی گئی۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَىٰ ۖ إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا41

"اور زنا کے قریب نہ جاؤ بے شک وہ بے حیائی اور بُری راہ ہے۔"

پھر فرمایا:

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ42

"بدکار عورت اور مرد پس دونوں میں سے ہر ایک کو سو سو درے مارو۔"

حفاظت مال کے لیے جہاں ایک طرف مال کی حرمت کو قائم کیا وہاں کسی کا مال ناحق کھانے اور چوری کی حد بھی مقرر کی۔ چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ أَمْوَالَكُمُ الَّتِي جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ قِيَامًا43

"اور اپنے وہ مال بے سمجھوں کے حوالے نہ کرو جنہیں اللہ نے تمہاری زندگی کے قیام کا ذریعہ بنایا ہے۔"

اسی طرح حد سرقہ بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللَّهِ44

"اور چور خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کے ہاتھ کاٹ دو یہ ان کی کمائی کا بدلہ اور اللہ کی طرف سے عبرتناک سزا ہے۔"

---

39 الفرقان:25/68۔

40 المائدۃ:5/91۔

41 الاسراء:17/32۔

42 النور:24/2۔

43 النساء:4/5۔

44 المائدۃ:5/38۔

حاجیات

حاجیات سے مراد وہ امور ہیں جو انسانی زندگی میں سہولت و آسانی پیدا کرنے اور تنگی دور کرنے سے متعلق ہیں اور ان کی بنیاد شریعت کے اس اصول "دفع ضرر اور جلب منفعت" پر ہے۔ قرآن مجید میں جابجا لوگوں کے لیے آسانی پیدا کرنے اور تنگی کو دور کرنے کا حکم ملتا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ45

"اور تمہارے اوپر دین میں کوئی سختی نہیں رکھی"

جبکہ دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ46

"اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے اور تم پر تنگی نہیں چاہتا"

تحسینیات

تحسینیات سے مراد وہ امور ہیں جنکی رعایت پر نہ تو زندگی موقوف ہے اور نہ ان کی عدم رعایت سے حرج اور مشقت کا اندیشہ ہے بلکہ ان کا تعلق اخلاق و عادات اور آداب زندگی سے ہے۔ قرآن مجید میں بے شمار آیات ایسی ہیں جو اچھے اخلاق اور اچھی عادات اختیار کرنے پر اُبھارتی ہیں۔ چنانچہ آپ ﷺ کو مکارم اخلاق کا منبع و سرچشمہ قرار دیتے ہوئے فرمایا:

وَ إِنَّكَ لَعَلَىٰ خُلُقٍ عَظِيمٍ47

"اور بے شک آپ ﷺ تو بڑے ہی خوش خلق ہیں"

اسی طرح عباد الرحمٰن کی اخلاق سے متعلق صفت کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

وَعِبَادُ الرَّحْمَٰنِ الَّذِينَ يَمْشُونَ عَلَى الْأَرْضِ هَوْنًا وَإِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُونَ قَالُوا سَلَامًا۔ 48

"اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر دبے پاؤں چلتے ہیں اور جب اُن سے بے سمجھ لوگ بات کریں تو کہتے ہیں سلام ہے۔"

مقاصد شرعیہ سنت نبوی ﷺ کی روشنی میں

علم مقاصد شرعیہ کی ابتداء عہد رسالت میں ہوئی جس نے فقہ و علم اصول فقہ کی گود میں پرورش پائی۔ تمام علوم اسلامیہ کا منبع اور اصل الاصول کتاب اللہ ہے۔ اور حضور اکرم ﷺ کی ذات اعلیٰ صفات اس کا عملی نمونہ ہے آپ ﷺ پر یہ کتاب نازل ہوئی اور اللہ رب العزت نے آپ ﷺ کو اس کتاب کا معلم و مربی، شارح و مفسر، قاضی و حاکم اور شارع و راہنما بنایا۔ چنانچہ عہد نبوی ﷺ میں فقہ سے متعلق جملہ اُمور آپ ﷺ کی ذات گرامی سے وابستہ

45الحج:22/78۔

46البقرۃ:2/185۔

47القلم:68/4۔

48الفرقان:25/63۔

تھے۔ قانون سازی، فتاوی اور فیصلوں وغیرہ کے فرائض آپ خود ہی انجام دیتے۔ چونکہ زمانہ وحی تھا اس لیے جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو بذریعہ وحی آپ ﷺ کو اس کا حل بتا دیا جاتا اور آپ ﷺ اپنے قول و فعل سے اس کی تشریح فرما دیتے اور اگر کسی مسئلہ میں وحی نازل نہ ہوتی تو آپ ﷺ مصالح العباد کو ملحوظ رکھتے ہوئے بطور شارع خود اجتہاد فرماتے۔ آپ ﷺ کی سنت مبارکہ سے علم مقاصد شرعیہ سے متعلق درج ذیل جہات و اقسام کے اعتبار سے ہمیں رہنمائی ملتی ہے۔

عمومی مقاصد

رفع حرج

شریعت کے عمومی مقاصد میں سے سب سے بڑا اور بنیادی مقصد رفع حرج یعنی مضرتوں کو دور کرنا ہے۔ آپ ﷺ کی بے شمار احادیث میں لوگوں کے لیے تنگی دور کرنے اور آسانیاں پیدا کرنے سے متعلق احکامات ملتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"عباد الله، وضع الله الحرج"49

"اللہ کے بندوں، اللہ نے حرج کو اُٹھالیا ہے"

پھر فرمایا:

"ان الدین يُسر" 50

"بے شک دین آسان ہے"

آپ ﷺ نے اپنی امت کی بعثت کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"فانما بعثتم میسرین ولمه تبعثوا معسرین" 51

"بے شک تم آسانی کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو، سختی کرنے والے بنا کر نہیں"

پھر فرمایا:

لاضرر ولا ضرار52

"کسی کو نقصان پہنچانا جائز نہیں نہ ابتداءً نہ مقابلتاً"

49 سنن ابن ماجہ، کتاب الطب، باب ما انزل اللہ داءً الا انزل لہ شفاءً، (3436)

50 صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب الدین یسر، (39)

51 صحیح البخاری، کتاب الادب، باب قول النبی ﷺ "یسروا ولا تعسروا"، (6128)

52 سنن ابن ماجہ، کتاب الاحکام، باب من بنی فی حقہ مایضر بجارہ، (2341)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

"ماخير رسول الله بين امرين قط الا اختار أيسرهما ما لكم يكن إثما، فان كان إثما كان ابعد الناس عنه۔53

"رسول اللہ ﷺ سے جب بھی دو چیزوں میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے کے لیے کہا گیا تو آپ ﷺ نے ہمیشہ ان میں سے آسان چیز کو اختیار فرمایا بشرطیکہ اس میں کوئی گناہ نہ ہو، کیونکہ اگر اس میں گناہ ہوتا تو آپ ﷺ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے۔"

ii)باہمی اتفاق و محبت

شریعت کے عمومی مقاصد میں سے ہے کہ اسلامی معاشرے میں لوگ آپس میں اتفاق اور پیار و محبت سے زندگی بسر کریں۔ آپ ﷺ نے بے شمار مقامات پر باہمی بھائی چارے پر زور دیا۔

چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"المسلم أخو المسلم"54

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے"

پھر آپ ﷺ نے مومنوں کی باہمی دوستی و محبت کو ایک جسد واحد کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے فرمایا:

"مثل المؤمنين فی توادهم وتراحمهم وتعاطفهم مثل الجسد اذاشتكى منه عضوتداعى له سائرالجسد بالسهروالحمى"55

"مومنوں کی مثال ان کی دوستی اور اتحاد اور شفقت میں ایسی ہے جیسا کہ ایک بدن، بدن میں جب کوئی عضو درد کرتا ہے تو سارا بدن اس میں شریک ہو جاتا ہے تکلیف اور بخار کی وجہ سے۔"

iii)عدل

شریعت کے عمومی مقاصد میں سے ہے کہ انسان اپنے اقوال و افعال میں عدل سے کام لے اور ظلم کا مرتکب نہ ہو۔ آپ ﷺ کے فرامین مبارکہ میں جابجا عدل اختیار کرنے اور ظلم سے بچنے کا حکم دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"ان الظلمه ظلمات يوم القيامة"56

"بے شک ظلم قیامت کی تاریکیوں میں سے ہے"

---

53 صحیح البخاری، کتاب المناقب، باب صفۃ النبی ﷺ، (3560)

54 صحیح البخاری، کتاب المظالم والغصب، باب لایظلم المسلم المسلم ولایسلمہ، (2442)

55 صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تراحم المومنین وتعاطفھم وتعاضدھم، (2586)

56 صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب تحریم الظلم، (2579)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

پھر فرمایا:

"ان اللہ عزوجل یُملی للظالم فاذا أخذہ لم یفلتہ"57

"بے شک اللہ جل جلالہ ظالم کو مہلت دیتا ہے پھر جب اس کو پکڑتا ہے تو نہیں چھوڑتا"

آپ ﷺ نے مومنین کی صفات بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"المسلم أخو المسلم لایظلمه ولایسلمه"58

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، نہ وہ اس پر ظلم کرتا ہے اور نہ ہی اس پر ظلم ہونے دیتا ہے۔"

خصوصی مقاصد

احادیث نبویہ میں جہاں بحیثیت مجموعی معاشرہ سے متعلق عمومی مقاصد بیان ہوئے ہیں تو وہاں بعض احکام شرعیہ سے متعلق خصوصی مقاصد، فوائد و منافع اور حکم و علل بھی بیان ہوئے ہیں۔ چنانچہ استئذان کی مشروعیت کے ساتھ اس کے مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"إنما جعل الاستئذان من أجل البصر"59

"بے شک اجازت طلب کرنا تو ہے ہی اس لیے کہ کسی چیز پر نظر نہ پڑے۔"

آپ ﷺ نے نکاح کا مقصد غض بصر اور حفاظت فرج قرار دیتے ہوئے فرمایا:

"یامعشر الشباب من استطاع الباءة فلیتزوج فانه اغض للبصر واحصن للفرج ومن لم یستطع فعلیه بالصوم فانه له وجاء"60

"اے نوجوانو! تم میں سے جو کوئی شادی کی طاقت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے اور جو اس کی طاقت نہ رکھتا ہو وہ روزے رکھے کیونکہ یہ خواہش نفسانی کو توڑ دے گا۔"

آپ ﷺ نے کعبۃ اللہ کو قواعد ابراہیمی پر تعمیر نہ کروانے کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"لو لاحداثة قومک بالکفر لنقضت البیت ثم بنیته علی اساس ابراہیمؑ"61

"اگر تمہاری قوم کا زمانہ کفر سے ابھی تازہ نہ ہوتا تو میں خانہ کعبہ کو توڑ کر اسے ابراہیمؑ کی بنیاد پر بناتا"

مسواک کو ہر نماز کے وقت لازم نہ قرار دینے کا مقصد بیان فرمایا کہ کہیں امت مشقت میں مبتلا نہ ہو جائے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

---

57 صحیح مسلم، کتاب البر والصلة والآداب، باب تحریم الظلم، (2583)

58 صحیح البخاری، کتاب المظالم والغصب، باب لایظلم المسلم المسلم ولا یسلمه، (2442)

59 صحیح البخاری، کتاب الاستئذان، باب الاستئذان من أجل البصر، (6241)

60 صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب من استطاع الباءة فلیتزوج، (5065)

61 صحیح البخاری، کتاب الحج، باب فضل مکة وبنیانها، (1585)

"لولا ان اشق علی امتی لأمرتهم بالسواک عند کل صلاةِ"62

"اگر میری اُمت پر شاق نہ ہوتا تو میں انہیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا"

نکاح سے قبل مخطوبہ کو دیکھنا مشروع قرار دیا اور مقصد بیان فرمایا کہ نکاح کے بعد زوجین میں مودت و رحمت قائم ہو اور رشتہ ازدواج دائمی رہے۔ چنانچہ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ نے جب ایک عورت کی طرف نکاح کا پیغام بھیجا تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"اُنظرإلیها فانه احری ان یؤدم بینکما۔" 63

"تم اُسے دیکھ لو، یہ تم دونوں کے درمیان محبت پیدا کرنے کے لیے زیادہ موزوں ہے"

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے جب اپنے سارے مال میں وصیت کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے وصیت کو ایک تہائی مال تک محدود کیا اور اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"والثلث کثیرٌ انک ان تدع ورثتک اغنیاء خیر من ان تدعھم عالة یتکففون الناس فی ایدیهم۔"64

"اور وصیت ایک تہائی مال میں کافی ہے، اگر تم اپنے وارثوں کو اپنے پیچھے مالدار چھوڑو تو یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں محتاج چھوڑو کہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے پھریں۔"

صلوٰۃ اللیل کو باجماعت مسلسل نہ پڑھانے کا مقصد بیان کیا کہ کہیں امت پر فرض نہ کر دی جائے اور لوگ مشقت میں مبتلا نہ ہو جائیں۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"اِنی خشیت ان تکتب علیکم صلاة الیل"65

"مجھے ڈر ہے کہ کہیں رات کی نماز تم پر فرض نہ ہو جائے"

حضرت عمر فاروقؓ نے جب منافقین میں سے عبد اللہ بن ابی سلول کو قتل کرنے کا ارادہ کیا تو آپ ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور اس کی یہ مصلحت بیان فرمائی کہ

"دعه لایتحدث الناس ان محمداً یقتل اصحابه"66

"اسے چھوڑ دو تا کہ لوگ یہ نہ کہیں کہ محمد ﷺ اپنے اصحاب کو قتل کر دیتے ہیں۔"

نماز پنجگانہ کی حکمت و منفعت کو بیان کرتے ہوئے آپ ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا:

---

62 سنن النسائی، کتاب الطھارۃ، باب الرخصة فی السواک بالعشی للصائم، (7)۔ / سن ابن ماجہ، کتاب الطھارۃ وسننھا، باب السواک، (287)

63 سنن الترمذی، ابواب النکاح، باب ماجاء فی النظر الی المخطوبۃ، (1087)

64 صحیح البخاری، کتاب الوصایا، باب ان یترک ورثۃ اغنیاء خیر من ان یتکففوا الناس، (2742)

65 صحیح البخاری، کتاب الآذان، باب اذاکان بین الامام وبین القوم حائط اوسترۃ، (729)

66 صحیح البخاری، کتاب تفسیر القرآن، باب قولہ سواء علیھم استغفرت لھم ام لم تستغفر لھم، (4905)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

"ارأیتم لو أن نهرًا بباب احدکم یغتسل فیه کل یوم خمسا ماتقول ذلک یبقی من درنه قالوا لایبقی من درنه شیئاً قال فذلک مثل الصلوات الخمس یمحو اللہ به الخطایا"67

"تمہارا کیا گمان ہے اگر کسی شخص کے دروازے پر نہر جاری ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ دفعہ نہائے تو کیا اس کے بدن پر کچھ بھی میل باقی رہے گا۔ صحابہؓ نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ، آپ ﷺ نے فرمایا یہی حال پانچ وقت کی نماز کا ہے، اللہ تعالیٰ ان کے ذریعے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔"

اسی طرح عہد نبوی ﷺ میں ہمیں بہت سی مثالیں ملتی ہیں جب کبھی خلاف مصلحت کوئی کام ہوا تو آپ ﷺ نے اُسے منع فرمایا۔ چنانچہ مسجد کی تعمیر کا بنیادی مقصد احیائے دین اور رضائے الٰہی کا حصول ہے، لیکن جب اس کے خلاف عمل پیرا ہوا تو آپ ﷺ نے مسجد ضرار کو آگ لگانے کا حکم دیا۔ درج بالا امثلہ کے علاوہ احادیث نبویہ میں بے شمار احکامات ایسے ہیں جن کے مقاصد و مصالح، فوائد و ثمرات، حکم و علل کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ مقاصد شرعیہ کو درجہ و مرتبہ کی تقسیم یعنی ضروریات حاجیات اور تحسینیات کے اعتبار سے دیکھا جائے تو اس کی بنیادیں بھی ہمیں احادیث نبویہ سے ملتی ہیں۔ اگرچہ مقاصد کی یہ تقسیم متاخرین فقہاء کرام نے پیش کی۔

ضروریات

ضروری مصالح سے مراد وہ امور ہیں جن پر انسان کی دینی و دنیاوی زندگی موقوف ہو اور ان میں نقص واقع ہونے کی وجہ سے دنیا و آخرت کا خسارہ لازم آئے۔ ضروری مصالح کے ذیل میں پانچ چیزوں حفظ دین، حفظ جان، حفظ عقل، حفظ نسل اور حفظ مال کی حفاظت شریعت کا مطمع نظر ہے۔ اور جنہیں کلیات خمسہ سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے۔

کلیات خمسہ میں سب سے پہلا درجہ دین کا ہے۔ حفاظت دین کے وجودی پہلو کے اعتبار سے احادیث نبویہ میں جہاں عقائد اسلامیہ کو ایمان کے بنیادی ارکان کے ذریعے دلوں میں پیوست کیا گیا ہے، تو وہاں سلبی پہلو کے اعتبار سے معاندین و مرتدین کے قتل کا حکم بھی دیا گیا ہے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"لایحل دم امرئ مسلمه الابإحدی ثلاث، النفس بالنفس، والثیب الزانی والتارک دینه المفارق۔68

"کسی مسلمان کا تین صورتوں کے علاوہ خون بہانا جائز نہیں، جان کے بدلے جان، شادی شدہ زانی اور جو دین کو چھوڑ دے اور اس سے پھر جائے۔"

حفاظت نفس کے پیش نظر احادیث نبویہ میں جہاں قصاص کو مشروع کیا گیا تو وہاں خودکشی کو بھی حرام قرار دیا گیا۔

---

67 صحیح البخاری، کتاب مواقیت الصلاۃ، باب الصلوات الخمس کفارۃ، (528)

68 سنن النسائی، کتاب القسامۃ، باب القود، (4721)

چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"من تردى من جبل فقتل نفسه، فهو في نار جهنم يتردى فيه خالداً مخلداً فيها أبداً"69

"جس نے اپنے نفس کو پہاڑ سے گرا کر قتل کیا، پس وہ جہنم کی آگ میں قیامت تک گرتا رہے"

اسی طرح وہ تمام ذرائع جو قتل کا سبب بنتے ہیں یعنی باہمی لڑائی جھگڑا، گالی گلوچ اور اسلحہ اٹھانے کی ممانعت بھی احادیث نبویہ ﷺ میں وارد ہوئی ہے۔

چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"سباب المسلم فسوق وقتاله كفر"70

"مسلمان کو گالی دینا فسق اور اس کو قتل کرنا کفر ہے"

پھر فرمایا:

"من حمل علينا السلاح فليس منا"71

"جس نے ہم پر اسلحہ اٹھایا پس وہ ہم میں سے نہیں"

حفاظت عقل کے وجودی پہلو کے اعتبار سے جہاں احادیث نبوی ﷺ میں علم حاصل کرنے پر زور دیا گیا تو وہاں ہر اس چیز کو حرام قرار دیا جو عقل میں فساد برپا کرے۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے

"طلب العلم فريضة على كل مسلم"72

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے"

پھر فرمایا:

"كل مسكر خمر وكل مسكر حرام"73

"ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے"

حفاظت نسل و عرض کی خاطر نکاح کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

يامعشر الشباب من استطاع منكم الباءة فليتزوج"74

"اے نوجوانو! تم میں سے جو کوئی شادی کی طاقت رکھتا ہو اسے نکاح کر لینا چاہیے"

---

69 صحیح البخاری، کتاب الطب، باب شرب السم والدواء بہ، (5778)

70 صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب خوف المؤمن ان یحبط عملہ وھو لایشعر، (48)

71 صحیح البخاری، کتاب الفتن، باب من حمل علینا السلاح، (7070-7071)

72 سنن ابن ماجہ، افتتاح الکتاب فی الایمان، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، (224)

73 صحیح مسلم، کتاب الاشربۃ، باب بیان ان کل مسکر خمر، (2003)

74 صحیح البخاری، کتاب النکاح، باب من استطاع الباءۃ فلیتزوج، (5065)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.2, 2024

جبکہ نسل و نسب کو مشکوک کرنے والی چیز زنا کو نا صرف حرام قرار دیا بلکہ شادی شدہ زانی کے لیے رجم کی حد بھی مقرر کی۔

حفاظت مال کے پیش نظر آپ ﷺ نے سارق پر لعنت کرتے ہوئے فرمایا:

"لعن الله السارق يسرق البيضة فتقطع يده"75

"اللہ نے لعنت بھیجی ہے چور پر کہ ایک انڈا چراتا ہے پس اس کا ہاتھ کاٹ لیا جاتا ہے"

پھر فرمایا:

"على اليد ما اخذت حتى تودى"76

"لینے والے ہاتھ کی ذمہ داری ہے کہ جو لیا اسے واپس کرے"

حاجیات

حاجیاتی مصالح سے مراد وہ امور ہیں جو انسانی زندگی میں سہولت و آسانی پیدا کرنے اور تنگی دور کرنے سے متعلق ہیں۔ آپ ﷺ کی بے شمار احادیث میں لوگوں کے لیے تنگی دور کرنے اور آسانیاں پیدا کرنے سے متعلق احکامات ملتے ہیں۔ چنانچہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

"ان الدين يسرٌ"77

"بے شک دین آسان ہے"

پھر فرمایا:

"فانما بعثتم ميسرين ولمه تبعثوا معسرين"78

"بے شک تم آسان کرنے والے بنا کر بھیجے گئے ہو، سختی کرنے والے بنا کر نہیں"

تحسینیات

تحسینی مصالح سے مراد وہ اُمور ہیں جن کا تعلق اخلاق و عادات اور آداب زندگی سے ہے۔ یعنی عقل انسانی اس بات کا تقاضہ کرتی ہے کہ انسانی معاشرہ میں یہ خصلتیں موجود ہوں۔ آپ ﷺ کی بے شمار احادیث میں اعلیٰ اخلاق اپنانے کی ترغیب ملتی ہے۔ آپ ﷺ نے اپنی بعثت کے عظیم مقاصد میں سے ایک مقصد کو بیان کرتے ہوئے فرمایا:

"انما بعثت لِأُتمم مكارم الاٴخلاق"79

"بے شک مجھے اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہے"

---

75 صحیح البخاری، کتاب الحدود، باب قولہ تعالیٰ السارق والسارقۃ، (6799)

76 سنن ابی داؤد، کتاب البیوع، باب فی تضمین العور، (3561)

77 صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب الدین یسر، (39)

78 صحیح البخاری، کتاب الادب، باب قول النبی ﷺ یسروا ولا تعسروا، (6128)

79 البیہقی، احمد بن حسین، السنن الکبری، بیروت، دار الکتب العلمیۃ، ج:10، ص:323

خلاصہ بحث

الغرض قرآن و سنت میں بیان کردہ تمام احکامات اپنے اندر بلند مقاصد و مصالح سموئے ہوئے ہیں۔ دیگر علوم اسلامیہ کی طرح علم مقاصد شرعیہ کی ابتداء بھی عہد نبوی ﷺ میں ہوئی اور علم فقہ کی گود میں اس نے پرورش پائی۔ تمام علوم اسلامیہ کا منبع اور اصل الاصول کتاب اللہ ہے اور آپ ﷺ اس کا عملی نمونہ۔ آپ ﷺ پر یہ کتاب نازل ہوئی اور آپ ﷺ ہی اس کے معلم و مُربی، شارح و مفسر، قاضی و حاکم اور شارع و راہنما ہیں۔ یہ مناصب جلیلہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے عطا کیے گئے جن پر قرآن مجید کی متعدد آیات شاہد ہیں۔ چنانچہ عہد نبوی ﷺ میں فقہ سے متعلق جملہ اُمور آپ ﷺ کی ذات گرامی سے وابستہ تھے۔ قانون سازی، فتاویٰ اور فیصلوں وغیرہ کے فرائض آپ ﷺ خود ہی انجام دیتے۔ چونکہ یہ زمانہ وحی تھا اس لیے جب بھی کوئی مسئلہ درپیش ہوتا تو بذریعہ وحی آپ ﷺ کو اس کا حل بتا دیا جاتا اور آپ ﷺ اپنے قول و فعل سے اس کی تشریح فرما دیتے اور اگر کسی مسئلہ میں وحی نازل نہ ہوتی تو آپ ﷺ مصالح العباد کو پیش نظر رکھتے ہوئے خود اجتہاد فرماتے۔ علم مقاصد شرعیہ کا یہ دور بنیادی اور اساسی پتھر کی حیثیت رکھتا ہے جس پر بعد کے لوگوں نے وسیع تر عمارت قائم کی۔